حقوق کے علمبردار ہیں؟ اور ان کے عدلِ جہانگیری سے ''مشابہ'' دور حکومت میں عدل و انصاف کے ڈنکے بج رہے ہیں؟ صاف لفظوں میں یہ سب سازشیں صدر بُش کی براہ راست ہدایات پر کی جارہی ہیں۔ان کے پالتو حکمران پندرہ کروڑ عوام کے جذبات و خواہشات کو مجروح کررہے ہیں۔گزشتہ سات برسوں سے ملک و ملت کی تقدیر پر قابض حکمران کبھی جمہوریت کے چیمپئن بنتے ہیں اور کبھی اسلامی قوانین کے ''شارح'' بننے کی کوشش کرتے ہیں۔فوجی آمروں کا یہی المیہ ہے کہ وہ خود کو عقل کُل سمجھتے ہیں اور دوسروں کی رائے کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔موجودہ حکمران بھی اسی ڈگر پر چلنے والے ہیں۔حدود آرڈیننس میں من چاہی ترامیم کرانے والے ''معرکہ'' کے بعد ''دین اکبریٰ'' کے یہ علمبردار اب دوسرے ''معرکہ'' میں توہین رسالت کے قانون میں بھی ''اصلاحات'' و ''فتوحات'' کا بل پیش کرنے والے ہیں کہ اسلامیانِ پاکستان کے دلوں سے عظمت اسلام کھرچنے کے بعد ان کے جسم و جاں سے روحِ محمدؐ بھی نکال دی جائے کہ روشن خیالی کی منزل میں یہ بھی بڑی (العیاذ باللہ) رکاوٹیں ہیں۔افسوس اس امر پر ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے شریک سفر پیپلز پارٹی بھی حدود اللہ کے خلاف جاری جنگ میں حکمرانوں کے ساتھ ہیں۔اس طرفہ تماشہ کو بھی کیا نام دیا جائے؟ اس کے علاوہ اسمبلی میں اس بل کے پیش کرنے پر جو افسوسناک صورتحال سامنے آئی ہے وہ بھی نہایت افسوسناک ہے۔علماء اور حدود اللہ کے حامی ممبران اسمبلی نے بل کو پڑھے بغیر جس انداز میں لفظ اللہ'لفظ محمدؐ 'اور لفظ قرآن کے کاغذات کی بے حرمتی کی ہے اس سے بھی سیکولر طبقوں کو پروپیگنڈہ کا ایک اچھا موقع مل گیا ہے۔ سیاست' قوم کی رہبری' اور اسمبلی کی ممبری بھی کانٹوں کی سیج ہے۔افسوس کہ متحدہ مجلس عمل کے ممبران اسمبلی اور رہنما کسی بھی طور پر اپنے آپ کو اہل ثابت نہ کرسکے۔ نا ہی انہوں نے حکمرانوں کا کوئی راستہ روکا۔ کیونکہ شرکتِ اقتدار کے فارمولے نے انہیں مصلحت آمیزی کا خوگر بنادیا ہے۔ورنہ حکمرانوں کو ان اقدامات کے سوچنے کی جرات بھی نہ ہوتی۔ خدارا اسلامی قوانین کی حفاظت اور ملک و ملت کو ان حکمرانوں سے نجات دلانے کیلئے مخلصانہ کوششوں کا آغاز کیجئے کہ ہم سب کی بقاء کا راز اسی میں مضمر ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی اسلامی نظام ہی سے ہے۔

قوم پرست بلوچ رہنما نواب محمد اکبر بگٹی کا قتل کیا رنگ لائے گا؟

عقل و فہم سے عاری اور تدبر و حکمت سے دور حکمرانوں کی کس کس اقدام کی مذمت کی جائے۔ ہر روز ملک و ملت کو ایک نئے بحران' ایک نئی آزمائش اور ایک نئی ابتلاء کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جب سے موجودہ حکمران تختِ اقتدار پر قابض ہوئے ہیں انکے ظالمانہ اور احمقانہ فیصلوں سے زندگی کا کوئی طبقہ محفوظ نہ رہ سکا۔ ظهر الفساد فی البر و البحر۔

سب سے پہلے مذہبی اور دینی تحریکات اداروں اور افراد کو نشانہ ستم بنایا گیا' پھر اس کے بعد امریکی ایماء پر شمالی وجنوبی وزیرستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔اور سینکڑوں بے گناہ پاکستانیوں کو ظلماً شہید کردیا گیا اور پاکستانی فوج کو محبِّ وطن قبائل سے لڑادیا گیا۔ پھر طبع آزمائی کے لئے نیا محاذ اور نیا ''دشمن'' گھڑا گیا یعنی بلوچستان کے قوم پرست طبقے کو بھی بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جانے لگا۔ دیگر صوبوں کی طرح بلوچستان میں بھی احساس محرومی کا لاوادن بدن شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اور اسے روزِ اول ہی سے اپنے وسائل اور حقوق سے محروم رکھا جارہا ہے۔ اسی لئے قوم پرست جماعتیں اس بناء پر اپنی سیاست کی دکان اسی احساس محرومی کی بناء پر زور وشور سے چلا رہی ہیں۔ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی بھی بلوچ حقوق اور مفادات کے بڑے علمبردار لیڈر تھے۔ اور ملک کے دیگر حصوں اور میدانِ سیاست میں ان کا بڑا نام اور دبدبہ تھا۔ کئی سالوں سے گیس کی رائلٹی اور دیگر امور پر اکبر بگٹی کو وفاق سے شدید شکایات تھیں' اگرچہ درمیان میں سیاسی سطح پر مذاکرات بھی ان سے کئے گئے' اگر اس مصالحتی کمیٹی کی سفارشات پر فوجی حکمران عمل کرتے تو بلوچستان کی شکایات اور اکبر بگٹی کی مشکلات کو حل کیا جاسکتا تھا' لیکن بندوق کے زور پر سیاست کرنے والے حکمرانوں کی کج فہم عقل نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے مزید الجھادیا اور بلوچستان میں بھی کچھ عرصہ سے فوجی آپریشن بیدردی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اس آپریشن سے جہاں بلوچیوں میں احساس محرومی اور پاکستان سے علیحدگی کے جذبات نے زور پکڑنا شروع کردیا ہے تو وہیں ہندوستان اور افغانستان نے بھی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کھلم کھلا اس تحریک کو نہ صرف سپورٹ کیا بلکہ اسلحہ اور دیگر ذرائع سے بھی ان کی خوب معاونت کی۔ یوں بلوچستان کا مسئلہ مزید گھمبیر ہوتا چلا گیا۔ اب آخر میں فوجی حکمرانوں نے (بچاسی سالہ) نواب اکبر بگٹی کے ظالمانہ قتل کا اقدام کرکے پورے ملک میں ایک ہیجانی کیفیت پیدا کردی ہے اور خصوصاً بلوچستان میں تو آگ ونفرت کا ایک سمندر ہے جو وفاق کے خلاف دن بدن زور پکڑتا چلا جارہا ہے۔ نواب اکبر بگٹی کی شخصیت اور ان کی پالیسیاں ہمیشہ سے متنازعہ رہی ہیں۔ اور ان کے اپنے علاقہ میں ظالمانہ ووحشیانہ مظالم بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ اور دینی لحاظ سے بھی اکبر بگٹی ملحدانہ خیالات رکھتے تھے۔ اور تکبر وغرور ان کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ اسی طرح اَنا اور ضد بھی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ لیکن ان سب خامیوں کے باوجود اکبر بگٹی پاکستان کی سیاست کا بڑا نام تھے اور اپنے قبیلے کے رہنما تھے۔ آپ کے ماورائے عدالت قتل نے آپ کو ایک ہیرو کے طور پر بلوچ عوام میں مشہور کردیا ہے۔ حقیقت میں جنرل مشرف اور اکبر بگٹی کی ضد' اَنا اور جھگڑے نے ملک وملت کو تقسیم کرنے اور وفاق کو کمزور کرنے کی ایک مضبوط بنیاد رکھ دی ہے۔ اکبر بگٹی کے قتل سے فوجی حکمرانوں کی مشکلات کم نہیں ہوں گی بلکہ اس میں اضافہ کا اندیشہ ہے۔ پھر مشرقی پاکستان کا سانحہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ لیکن بدقسمتی سے نہ اس وقت کے حکمرانوں نے اس سے سبق حاصل کیا اور نہ موجودہ فوجی حکمران اس سے کوئی سبق حاصل کررہے ہیں۔ ملک خانہ جنگی کی طرف آہستہ آہستہ جارہا ہے۔ افواج